احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

سوموار 18- اکتوبر 1999ء- 8 رجب 1420 ہجری- 18- اخاء 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 236

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکبر کا انجام

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

جنت اور جہنم کا آپس میں (بزبان حال) مناظرہ ہوا- جہنم نے کہا مجھ میں سرکش اور متکبر لوگ ہیں- اور جنت نے کہا مجھ میں کمزور اور مسکین لوگ ہیں-

(صحیح مسلم کتاب الجنة باب جهنم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبّر اور فخر نہ کرے نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی- جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے- آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے- اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے- میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے- اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دور کر دے-

سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئی محض سمجھے اور آستانہ الُوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے- اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے- پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبّر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو- کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئی سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے- اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی- دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبّر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے- پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے-

میں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی- اسے دوبارہ قائم کرے-

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 213)

☆☆☆☆☆☆

وقف جدید کے وعدے

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں-

"جو دوست اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں- وہ اپنے وعدوں پر دوبارہ غور کریں اور جماعت کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے ان میں اضافہ کریں- اور پھر دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان وعدوں کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے-

دوسرے وہ دوست جنہوں نے اب تک وقف جدید کی مالی تحریک میں حصہ نہیں لیا- انہیں اس تحریک کی اہمیت ذہن نشین کرنی چاہئے- اور انہیں اس میں شامل ہونا چاہئے-"

(الفضل 13- اکتوبر 1961ء)

نتیجہ امتحان سہ ماہی دوم مجلس انصار اللہ پاکستان

○ اس امتحان میں پاکستان کی 256 مجالس کے 3720 انصار نے شرکت کی- نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار درج ذیل ہیں-

اول- مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب- نارتھ کراچی-

دوم- مکرم عزیز احمد طاہر صاحب- ٹوبہ ٹیک سنگھ-

سوم- 1- مکرم رشید احمد ارشد صاحب- دھرکنہ ضلع چکوال- 2- مکرم محمود مجیب اصغر صاحب- پشاور-

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور علم و معرفت میں مزید ترقیات سے نوازے- آمین-

(قائد تعلیم- مجلس انصار اللہ- پاکستان)

ایک احمدی طالب علم کی سپورٹس میں نمایاں کامیابی

○ مکرم ظہیر احمد صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب محمود نے پنجاب یونیورسٹی کے یوم آزادی کے سلسلہ میں منعقد ہونے والے مقابلہ جات میں سوئمنگ کے تین مختلف ایونٹس میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں- اس کے علاوہ 41 ویں نیشنل چیمپئن شپ کراچی میں سوئمنگ میں بھی دو نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں-

اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو یہ اعزازات مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیاں عطا فرمائے- آمین

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 75

کلاس نمبر 449
ریکارڈ شدہ 27-جنوری 99ء

پیر محمد عالم صاحب

حضور نے اپنے دفتر کے کارکن پیر محمد عالم صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کافی معمر ہیں مگر ہمت جوان ہے دفتر میں کوئی بھی نہ ہو وہ ضرور میرے ساتھ بیٹھے رہتے ہیں۔ جن دنوں میں میں کتاب لکھ رہا تھا۔ ساری ساری رات بیٹھے رہتے تھے۔ بعض دفعہ ان کو جبراً بھیجنا پڑتا تھا اتنے مخلص ہیں۔ میں نے کہا آپ اتنی قربانی کر رہے ہیں اتنی عمر ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا قربانی نہ کروں تو مر جاؤں کام کی وجہ سے ہی دلچسپی ہے آپ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگ آتے ہیں مزے دار باتیں کرتے ہیں تو میرا دل بھی بہلا ہوا ہے اور صحت بھی اچھی ہے۔

اگر ایک دو دن کام نہ کروں تو میں سوکھ کر بالکل ہی ختم ہو جاؤں ایک اچھا بہانہ انہوں نے بنایا ہے مگر کام اخلاص کی وجہ سے کرتے ہیں صحت کی وجہ سے نہیں۔ یہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ اس کا ایک زائد فائدہ بھی ہے۔

پیر صاحب گولیکی ضلع گجرات میں پیدا ہوئے وہیں ان کے آباؤ اجداد دفن ہیں۔

پیر محمد عالم صاحب کا ذکر اس لئے چھڑا کہ گولیکی کے ایک بزرگ کی باتیں آپ کو سنائی تھیں۔ ان کا نام تھا امام دین صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود کے بڑے بڑے معجزات دیکھے اور بیان کئے۔

ان کا ایک بیٹا قاضی ظہور الدین اکمل بہت مشہور شاعر تھا۔ دوسرے بیٹے کا نام نور الدین اجمل۔

دونوں ہی حضرت مسیح موعود کی دعا کا معجزہ تھے اور دعا ہی کی وجہ سے بچے اور دعا ہی کی وجہ سے بڑھے ان کو پھل لگے دونوں کے رشتے دار سب دنیا میں پھیل گئے انہیں اللہ نے بہت عزت دی۔

گولیکی کی باتیں ہو رہی تھیں تو مجھے خیال آیا کہ ہمارے گھر میں بھی تو ایک گولیکی والا ہے ان کی باتیں بھی آپ کو سناؤں۔

ان کا خاندان پیروں کا خاندان تھا۔ اپنے علاقے میں بڑی عزت رکھتا ہے۔

وہ کہتے ہیں میری عمر اسی سال ہو گئی ہے۔ ان کی تعلیم بی۔ اے بی۔ ٹی ہے۔

پیدائش 9 جون 1919ء کو ہوئی تھی۔ انہوں نے 60 سال کی عمر تک گورنمنٹ سروس کی ہے۔

والد کا نام پیر شیر عالم تھا۔ زمانہ طالب علمی میں اپنے پیر خاندان سے بغاوت کرتے ہوئے حضرت خلیفہ اول کے زمانے میں بیعت کی تھی۔

طالب علم تھے چونکہ پیروں کا خاندان تھا ان کا بڑا رعب داب تھا ان کے رعب کی وجہ سے دل سے سچا مانتے تھے مگر ڈرتے تھے۔ آخر بغاوت کر دی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانے میں قادیان جا کے ان کی بیعت کر لی۔

ان کے والد کی عمر وفات کے وقت بیاسی سال تھی۔

فرمایا:۔

اس کا مطلب ہے پیر صاحب اپنے خاندان میں لمبی عمر کے نئے ریکارڈ رکھیں گے۔ انشاء اللہ۔ ان کی والدہ کا نام حمیدہ تھا۔ نانی رفیقہ حضرت مسیح موعود تھیں۔

اور سب سے بڑی خبر یہ ہے کہ بہشتی مقبرے کی اس چار دیواری میں جہاں حضرت مسیح موعود اور آپ کے عزیز اور قرابت دار اور حضرت خلیفہ اول اور دوسرے رفقاء اور حضرت مسیح موعود کے بیٹے دفن ہیں۔

اس چار دیواری کے اندر ان کی والدہ کی قبر ہے بڑی خوش قسمت ہیں۔

فرمایا لو جی پیر صاحب کو تو ابھی کافی عمر زندہ رہنا پڑے گا کیونکہ اگر ریکارڈ توڑنا ہے تو ان کی والدہ کی عمر 92 سال تھی۔ تو پیر صاحب کو دس سال کے بعد بھی زندہ رہنا پڑے گا۔ اپنے خاندان کا ریکارڈ توڑنے کے لئے۔

وفات تک یعنی 92 سال کی عمر تک ان کی والدہ صدر لجنہ اماء اللہ رہیں۔

حضور انور نے فرمایا میں ان کو جانتا ہوں میرے ساتھ ان کا بہت تعلق تھا۔ بڑا ہی روشن دماغ تھا۔ آخر وقت تک بالکل واضح سوچ تھی جسم کمزور ہو گیا تھا مگر دماغ بہت روشن تھا۔

ان کا جو مجھ سے تعلق ہے ان کو جو مجھ سے پیار تھا وہ اس وجہ سے تھا کہ ان کو میری امی سے بہت محبت تھی۔ قادیان میں وہ ان کے پاس جایا کرتی تھیں۔ صرف ملنے کی خاطر۔ اسی وجہ سے جب مجھے خدا تعالیٰ نے خلافت کے منصب پر فائز کیا اس تعلق کی وجہ سے مجھے ملنے آیا کرتی تھیں۔

فرمایا:۔

آج مجھے پہلی دفعہ اس بات کا پتہ چلا ہے کہ پیر صاحب کہتے ہیں میری والدہ کی شادی بھی ان کو یاد تھی۔

حضور انور نے فرمایا:۔

میری والدہ کی شادی انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے اور ساری تفصیل ان کو یاد تھی۔

مجھے ان کی زندگی میں بتا دیتے تو میں ان سے پوچھ بھی لیتا۔ ان کی جو خاص بات ہے جس کی وجہ سے گولیکی پہ ان کا بہت احسان ہے ساری عمر انہوں نے بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا ہے۔ ایک ہزار سے زائد بچیاں گولیکی اور اردگرد کی ان سے قرآن پڑھتی رہیں۔ ساری عمر قرآن کی خدمت پہ رہیں۔

بچیوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:۔

تم لوگوں کو کتنا اچھا سبق ملا۔ احمدی خواتین ایسی ہونی چاہئیں جیسے پیر صاحب کی والدہ تھیں۔

پیر صاحب نے 1937ء میں اپنی زندگی وقف کی تھی۔ لیکن خرابیٔ صحت کی وجہ سے فارغ کر دیئے گئے۔

حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا:۔

پھر میں نے اپنے زمانے میں ان کو خرابیٔ صحت کی وجہ سے رکھ لیا۔ میں نے کہا صحت بگڑ چکی ہے ساتھ رہنے سے شاید کچھ ٹھیک ہو جائے اور اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو گئے۔

یہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکولز بھی لگے رہے ہیں امتحانات کے رجسٹرار بھی تھے ڈپٹی ڈائریکٹر بھی بن گئے۔

فرمایا :- اب جو میں نے بات کی تھی وہ کتنی سچی اور پکی ہے پیر صاحب نے اس کی گواہی دے دی ہے۔

کہتے ہیں جب میں نے اپنے آپ کو 1982ء میں دوبارہ خدمت کے لئے پیش کیا تو اس وقت میری صحت بہت خراب تھی۔

حضور نے فرمایا:۔

خلافت سے پہلے میں ہی ان کا علاج کر رہا تھا۔ اس لئے میں نے جان بوجھ کے، سمجھ کے کہ کس کا سودا کر رہا ہوں ان کو دوبارہ رکھ لیا۔ یہ علاج بھی مجھ سے ہی کرواتے رہے اور ان کا بہت برا حال تھا۔ مطلب یہ ہے کہ صحت تو خراب رہا ہی کرتی تھی اور بھی خراب ہو گئی۔ جیسے بیمار کو بیماری کا دورہ پڑ جائے وہ ان کا حال تھا۔

لیکن اب دیکھو کس طرح دوڑے پھرتے ہیں ماشاء اللہ سردی ہو گرمی ہو برف پڑ رہی ہو بارش ہو رہی ہو پیر صاحب ڈیوٹی پہ حاضر۔ آدھی رات کو کوئی کام ہو میں پیر صاحب کو فون کرتا ہوں فوراً دفتر جا کے وہ کام کر دیتے ہیں۔ ہیں نا زبردست آدمی۔

ان کی ایک خواب اس طرح پوری ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانے میں ان کو کام نہیں ملا۔

انہوں نے خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے کہا کہ مجھے کوئی کام دیں آپ نے صرف ایک فقرہ کہا کہ

"میرے بعد"

فرمایا:۔ دیکھا اللہ تعالیٰ کس طرح رویا دکھاتا ہے اور کس شان سے پوری کرتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ "میرے بعد" میں کئی پیشگوئیاں ہیں کہ

تم زندہ رہو گے۔ میرے بعد بھی زندہ رہو گے۔ اور اگلے خلیفہ کے زمانے میں تمہیں کام ملے گا۔ مطلب یہ ہے کہ پھر کام کے قابل بھی ہو جاؤ گے۔

حضور نے فرمایا:۔

84ء میں جب میں یہاں آیا ہوں تو پھر میں نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ آسکتے ہیں تو انہوں نے کہا میں حاضر ہوں اکتوبر 85ء میں یہ آ گئے اور پھر ماشاء اللہ بہت لمبا عرصہ اکیلے ہی زندگی گزاری۔ پھر ان کی بیگم بھی پیچھے پیچھے آ گئیں۔ بہت سالوں کے بعد۔ پیر صاحب کہتے ہیں ایک ذکر کرنا بھول گیا ہوں ان کے چھوٹے بھائی قادیان میں (قربان) ہو گئے تھے۔ وہ لنگر خانے میں ڈیوٹی پر ہوتے تھے۔ وہ ریتی چھلے میں سے گزر کے جا رہے تھے وہاں بہت سارے قافلے آتے رہتے تھے سکھوں کا اور مخالفوں کا بہت جوش ہوا کرتا تھا۔

وہ بے چارے روٹی وغیرہ کا حال پوچھنے جا رہے تھے کہ ان کو قربان کر دیا گیا۔

مختلف علاقوں سے آئے ہوئے کارڈز اور خطوط حضور انور نے پیش فرمائے۔

جو برباد ہونا کرے اختیار
خدا کے لئے ہے وہی بختیار

جو اس کے لئے کھوتے ہیں پاتے ہیں
جو مرتے ہیں وہ زندہ ہو جاتے ہیں

وہی وحدہٗ لاشریک اور عزیز
نہیں اس کی مانند کوئی بھی چیز

اگر جاں کروں اس کی رہ میں فدا
تو پھر بھی نہ ہو شکر اس کا ادا

(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ محمد نصر اللہ صاحب

قسط دوم آخر

مجھے کسی مادی طاقت یا دجالی طلسم نے مرعوب نہیں کیا

دل کی چمک اور روحانیت کی روشنی سے معمور وجود

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی دلکش سیرت سے انتخاب

ماتحتوں کی دلجوئی اور قدر افزائی

ایک خاص وصف حضرت میاں صاحب میں تھا کہ آپ اپنے ماتحت عملہ کی بہت دلجوئی اور قدر افزائی فرماتے تھے۔ اور بلند مرتبہ ہونے کے باوجود چھوٹے چھوٹے کارکنوں کے ساتھ آپ کا سلوک بہت ہی عمدہ ہوا کرتا تھا۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہر کارکن کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ اسے حضرت میاں صاحب کے ماتحت کام کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ محترم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی مرحوم فرماتے ہیں کہ تقسیم ملک سے قبل جن ایام میں پنجاب اسمبلی کے حلقہ قادیان اور تحصیل بٹالہ کے ووٹوں کی تیاری کے سلسلہ میں جملہ امور کے انچارج آپ تھے۔ ان دنوں بعض اوقات رات دس گیارہ بجے تک کام کرنا پڑتا تھا اور جب تک حضرت اقدس کی خدمت میں رپورٹ نہ پیش کر دی جاتی' دفتر بند نہیں ہوتا تھا۔ محترم مولوی صاحب کا بیان ہے

کہ ایک روز آپ نے مجھے اپنے مکان پر طلب فرمایا اور ایک رپورٹ پڑھنے کے لئے دی۔ وہ رپورٹ الیکشن کے کام کے متعلق تھی اور اسے آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں سندھ بھیج رہے تھے۔ اس میں خاص طور پر میرے کام کی تعریف کی گئی تھی۔ قریباً دو ہفتے کے بعد جب وہ رپورٹ واپس آئی۔ تو آپ نے مجھے پھر یاد فرمایا اور مذکورہ رپورٹ کا وہ پیرا دکھایا جو میرے متعلق تھا۔ اس پر حضور اقدس نے جزاہ اللہ احسن الجزاء کے الفاظ تحریر فرمائے تھے۔ اس پر آپ نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور خود بھی دعا کی۔

(الفضل 18۔ اکتوبر 63ء)

شکریہ یا شکوہ

مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی آپ کے دفتر میں ہیڈ کلرک تھے۔ جب حضرت میاں صاحب ربوہ سے باہر تشریف لے جاتے تو انہیں ہدایت تھی کہ روزانہ ایک چٹھی کے ذریعہ دفتری کارروائی سے اطلاع دیا کریں۔ ہاشمی صاحب فرماتے ہیں۔ 1961ء میں کسی وجہ سے میرے مختلف تاریخوں کے چار خط آپ کو ایک ہی دن میں ملے۔ اس پر آپ نے مجھے مخاطب کر کے تحریر فرمایا۔

"آج آپ کی طرف سے چار خط اکٹھے ملے۔ اور میرا بوجھ بڑھ گیا۔ اب سوچتا ہوں کہ آپ کا شکریہ ادا کروں یا شکوہ کروں۔"

دیکھئے۔ کس خوش اسلوبی کے ساتھ آپ نے اپنے ایک ماتحت کارکن کو اس کی غلطی کی طرف توجہ دلائی۔

(حیات بشیر ص 213)

رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے تعلق

مکرم شاہد احمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ "مجلس مشاورت 63ء کے پہلے یا دوسرے روز کی کارروائی جب اختتام پذیر ہوئی اور لوگ تعلیم الاسلام کالج سے واپس اپنے گھروں کو روانہ ہوئے تو شام کا وقت تھا اور سخت گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود کے ایک پرانے رفیق حضرت قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری پیادہ واپس اپنی رہائش گاہ (غالباً فیکٹری ایریا میں کسی گھر میں مقیم تھے) کو جا رہے تھے۔ خاکسار بھی پیچھے سائیکل پر واپس آ رہا تھا۔ اتنے میں حضرت میاں صاحب کی کار بھی پیچھے سے آ گئی۔ حضرت میاں صاحب...... نے حضرت قاضی صاحب کو دیکھ کر اپنی کار رکوائی اور قاضی صاحب کو کار پر بٹھا کر ان کی رہائش گاہ تک پہنچا کر واپس ہوئے۔

بعض رفقاء کرام کے ساتھ آپ کو اس قدر لگاؤ تھا کہ بعض اوقات آپ خود بھی ان کی ملاقات کے لئے پہنچ جاتے تھے۔ ان بزرگ رفقاء میں سے حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی' حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(حیات بشیر صفحہ 215)

مہمان نوازی اور اکرام ضیف

محترم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی مرحوم ومغفور کا بیان ہے کہ

"گذشتہ سال حضرت میاں صاحب نے محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب اور خاکسار کو شام کے کھانے پر مدعو فرمایا۔ اس دعوت میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب' مولانا جلال الدین صاحب شمس اور قریشی مختار احمد صاحب ہاشمی بھی مدعو تھے۔ کھانا پر تکلف تھا۔ آپ نے متبسم چہرہ سے فرمایا۔ کہ میں نے گھر میں کہا تھا کہ درویشوں کی دعوت ہے لہٰذا سادگی کا خیال رکھا جائے۔ لیکن گھر والوں نے کافی تکلف کر دیا ہے۔ کھانے سے فارغ ہونے پر جب آپ ہاتھ دھونے کے لئے اٹھے تو خاکسار نے آفتابہ سے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنا چاہا۔ لیکن آپ نے اصرار سے منع کیا اور فرمایا "آپ تکلیف نہ کریں" خاکسار نے ہر چند عرض کیا کہ اس میں کچھ تکلیف نہیں بلکہ یہ عین سعادت ہے لیکن آپ نے آفتابہ اٹھا کر خود ہی ہاتھوں پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ اتنے میں ایک اور دوست نے جو ربوہ کے تھے بڑھ کر بہ اصرار آفتابہ لے لیا اور آپ کے ہاتھ دھلوائے۔ آپ نے اکرام ضیف کا جو نمونہ ظاہر فرمایا وہ (دین) کی صحیح روح کو قائم کرنے والا ہے۔

دعوت کے موقعہ پر آپ نے حضرت مسیح موعود اور آپ کے رفقاء کے مختلف گروپ فوٹو بھی جو آپ نے گھر کے ایک کمرہ میں لگائے ہوئے تھے دکھائے۔ اور ہر رفیق کے متعلق تفصیل نام بنام بیان فرمائی جو ہم سب کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئی۔

محترم ملک محمد عبداللہ صاحب کا بیان ہے۔ منکسر المزاجی ایسی تھی کہ

"قادیان کی ایک بوڑھی خاکروبہ سلام کے لئے حاضر ہوئی اور زمین پر بیٹھنے لگی تو آپ نے فرمایا۔ اٹھو کرسی پر بیٹھو اور وہ عورت جسے گھر کے ایک خادم کے سامنے بھی کرسی پر بیٹھنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ اور جس کی ساری عمر خاک میں لتھڑے ہوئے گذری۔ اسے باصرار آپ نے کرسی پر بٹھایا۔ اور اپنے خادم خاص بشیر سے کہا کہ قادیان سے آئی ہے۔ پرانی خادمہ ہے اس کے لئے چائے لاؤ لیکن اس نے یہ کہہ کر کہ ابھی فلاں کے گھر سے چائے پی کر آئی ہوں۔ معذرت پیش کر دی۔ پھر آپ بڑی ہمدردی سے کافی دیر تک اس کے حالات پوچھتے رہے۔

(حیات بشیر صفحہ 218)

وضو کا سامان

جناب خان سعد اللہ خاں صاحب ایڈووکیٹ آف مردان فرماتے ہیں۔

18۔1917ء کا واقعہ ہے کہ میں زمانہ طالب علمی میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں بارہ پندرہ یوم بطور مہمان رہا۔ علاوہ دیگر واقعات کے مندرجہ ذیل باتوں کا میرے دل پر خاص اثر رہا ہے۔ ان میں سے ایک درج ہے۔

اپریل کا مہینہ تھا۔ کھانا کھانے کے بعد عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر ان کی بیٹھک کے صحن میں سو جایا کرتا تھا۔ رات تو سوتے وقت مجھے قطعاً" خیال نہیں رہتا تھا کہ آیا میرے پاس پینے کے لئے' وضو کرنے کے لئے پانی ہے یا نہیں؟ جب صبح اٹھتا تو میرے نزدیک میز پر پانی کا جگ' وضو کے لئے پانی کا لوٹا اور تولیہ موجود ہوتا تھا۔ بچپن کی بے پروائی کے باعث حسب معمول اٹھ کر وضو کر کے نماز پڑھ کر چائے کے انتظار میں بیٹھا رہتا تھا اور کبھی یہ خیال نہ آتا تھا کہ پانی کا لوٹا اور تولیہ کہاں سے آ جاتا ہے۔ ایک دن صبح کی اذان کے وقت نیم خوابیدہ حالت میں چارپائی پر پڑا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں صاحب موصوف میری چارپائی کے قریب پانی کا لوٹا اور کرسی پر تولیہ رکھ کر خود بیت الذکر تشریف لے گئے۔ اسی طرح روزانہ میرے قیام کے دوران وہ کرتے رہے۔

لطیف مزاح

اللہ تعالیٰ نے آپ کو پاکیزہ اور لطیف مزاح سے بھی وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) فرماتے ہیں:۔

"قادیان کی بات ہے۔ غالباً جلسہ کے دن تھے۔ کئی نوجوان باہر آپ کے مردانہ صحن میں مجلس کر رہے تھے اور چونکہ ان میں سے بعض سگرٹ بھی پیتے تھے۔ اس لئے اس ڈر سے کہ حضرت میاں صاحب اوپر سے نہ آ جائیں اندر سے کنڈے لگا کر سگرٹ نوشی کرنے لگے کچھ دیر کے بعد آپ تشریف لے آئے۔ دروازہ کھلوایا۔ السلام علیکم کہا اور باہر تشریف لے گئے مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد پھر واپس آئے اور کمرہ میں داخل ہو کر آدمی گنے۔ ایک دو تین چار پانچ چھ سات اور خاموشی سے سات الائچیاں جیب سے نکال کر میز پر رکھ کر چلے گئے۔ آپ کے جانے کے بعد سب کمرے والے اس لطیف مزاح پر بے اختیار ہنس دیئے۔ مگر اس ہنسی میں جو خفت تھی وہ شاید آج تک ان کو نہ بھولی ہو۔"

آپ مزید فرماتے ہیں کہ

"آپ کے مزاح اور نصیحت کے امتزاج کے سلسلہ میں ایک بہت پرانی بات یاد آگئی۔ ابا جان اور امی جب کبھی سفر پر جاتے تھے تو مجھے اور بھائی خلیل کو عمو صاحب کے ہاں چھوڑ جایا کرتے تھے۔ چنانچہ ہمیں بعض اوقات کئی کئی مہینے آپ کے ہاں ٹھہرنے اور آپ کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا موقعہ ملتا تھا۔ ایک مرتبہ رمضان کا مہینہ تھا۔ چچی جان بسبب بیماری روزہ رکھنے سے معذور تھیں مگر سحری کے وقت تہجد کی غرض سے اور کچھ کھانے پر خیال رکھنے کی خاطر باقاعدہ ساتھ اٹھا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ ہم سحری کھا رہے تھے کہ کسی خادمہ کی غلطی پر چچی جان نے ذرا اونچی آواز میں اسے سخت سست کہا عمو صاحب ان سے تو کچھ نہ بولے مگر مجھے مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ تم جانتے ہو کہ تمہاری چچی جان بیمار ہیں۔ بیچاری روزے تو نہیں رکھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکتیں البتہ ذکر الٰہی کے لئے اس وقت ضرور اٹھتی ہیں۔ وہ دن اور رمضان کا آخری روزہ۔ پھر چچی جان نے کبھی سحری کے وقت آواز بلند نہیں کی۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ آپ نصیحت صرف مزاح کی ملونی کے ساتھ ہی کیا کرتے تھے۔ بلکہ آپ ایک قادر الکلام فصیح و بلیغ عالم تھے اور ہمیشہ اقتضائے حال کے مطابق کلام فرماتے تھے۔ جب سنجیدگی کی ضرورت محسوس کرتے تو سنجیدگی سے کام لیتے تھے اور جب جلال کا موقعہ ہوتا تھا۔ تو جلال کا اظہار فرماتے"

(خالد فروری 1964ء)

مصیبت زدوں کی امداد

بے شمار مصیبت زدہ لوگ آپ کی خدمت میں اپنا دکھ درد بیان کرنے کے لئے حاضر ہوتے تھے آپ حتی المقدور ان کے دکھوں اور مصیبتوں کو دور کرنے کی انتہائی کوشش فرماتے تھے۔ ان مصیبت زدہ لوگوں میں سے بعض تو وہ ہوتے تھے جو زبانی یا تحریری طور پر امداد حاصل کرنے کے لئے درخواست بھی کر دیتے تھے لیکن بعض سفید پوشی یا سوال سے بچنے کی وجہ سے امداد کی درخواست نہیں کرتے تھے. لیکن مستحق ضرور ہوتے تھے اور بعض ایسے بھی ہوتے تھے جو نہ درخواست کرتے تھے اور نہ اپنی تکالیف کا ذکر کرتے تھے۔ حضرت میاں صاحب ان تینوں قسم کے لوگوں کا خیال رکھتے تھے۔ محترم مختار احمد صاحب ہاشمی ہیڈ کلرک دفتر خدمت درویشان بیان کرتے ہیں کہ

"ایک مرتبہ مجھے ہدایت فرمائی کہ اگر آپ کی نظر میں کوئی امداد کا مستحق ہو اور وہ خود سوال کرنے میں حجاب محسوس کرتا ہو تو ایسے افراد کا نام آپ اپنی طرف سے پیش کر دیا کریں مگر یہ خیال رہے کہ وہ واقعی امداد کا مستحق ہو۔ چنانچہ میں اس عرصہ میں ہر موقعہ پر مستحق افراد کے نام پیش کرکے انہیں امداد دلواتا رہا ہوں۔

ایک دفعہ حضرت میاں صاحب نے چند غرباء کو رقم بطور امداد ادا کرنے کی مجھے ہدایت فرمائی مگر میں خاموش رہا۔ اس پر حضرت میاں صاحب نے میری طرف دیکھتے ہوئے میری خاموشی کی وجہ دریافت فرمائی۔ میں نے عرض کیا کہ امدادی فنڈ ختم ہو چکا ہے اور کوئی گنجائش (Balance) نہیں ہے۔ آپ نے مشفقانہ نگاہوں سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا۔ گھبرائیں نہیں رقم اوور ڈرا (Over Draw) کرکے ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہت روپیہ دے گا۔ چنانچہ اگلے چند دنوں میں اس مد میں سینکڑوں روپے آگئے۔

(الفضل 29۔ اکتوبر 63ء صفحہ 35)

عظیم خدمتگار

غرباپروری کا یہ جذبہ اتنا عام اور نمایاں تھا کہ اپنے تو خیر اپنے ہی تھے۔ غیر احمدی اور غیر مسلم بھی اس چشمہ سے برابر فیضیاب ہو رہے تھے۔ چنانچہ آپ کی وفات پر جالندھر سے نکلنے والے ایک اخبار "بھیم پترکا" نے لکھا۔

"احمدی جماعت کے ممتاز اور ٹھکرائی خلق کے عظیم خدمت گار مرزا بشیر احمد صاحب ایک لمبی علالت کے بعد چند دن ہوئے پاکستان میں رحلت فرما گئے۔ مرزا صاحب علم و ادب اور بلند ترین انسانی قدروں کے مجسمہ تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی بنی نوع انسان کی بہتری اور بہبودی کے لئے صرف کی۔ اچھوت پکارے جانے والے کروڑوں دبے کچلے لوگوں کو سماجی مخلصی سے نجات دلانے کے لئے جو قابل داد خدمت انہوں نے اپنے حیران کن طریقوں سے سرانجام دی۔ اس کے لئے انہیں ہمیشہ کے لئے یاد کیا جاتا رہے گا۔"

("بھیم پترکا" جالندھر بھارت اکتوبر 63 بحوالہ الفضل 29۔ اکبوتر 63ء صفحہ 23)

سلسلہ کے اموال کی حفاظت

سلسلہ کے اموال کی حفاظت کا بھی آپ کو حد درجہ خیال رہتا تھا اور آپ خود بھی اس پر سختی کے ساتھ کاربند تھے۔ اور اپنی ذاتی ضروریات کے لئے دفتر کی سٹیشنری اور دیگر اشیاء استعمال نہیں فرماتے تھے اور کارکنوں کو بھی اس امر کی تلقین فرماتے رہتے تھے کہ بعض اوقات غیر ارادی طور پر بھی انسان دفاتر کی سٹیشنری وغیرہ سے فائدہ اٹھالیتا ہے اس لئے کبھی کبھی کچھ نہ کچھ رقم صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کروا دیا کرو۔ چنانچہ اس کے لئے آپ نے صدر انجمن کے خزانہ میں ایک مد بھی جاری کروائی ہوئی تھی۔

محترم مولانا محمد صدیق صاحب سابق انچارج خلافت لائبریری فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ ربوہ کے ایک حلقہ کے صدر صاحب نے کسی ایسی درخواست پر امداد کے لئے سفارش کر دی۔ جو فی الواقعہ منظوری کے قابل نہ تھی۔ اس پر حضرت میاں صاحب نے وہ درخواست اپنے نوٹ کے ساتھ بحیثیت صدر عمومی خاکسار کو بھجوا دی کہ متعلقہ حلقہ کے صدر صاحب کو سمجھایا جائے کہ سلسلہ کے اموال کی حفاظت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ پوری تحقیق کے بعد کسی کی درخواست پر سفارش کی جایا کرے۔"

(حیات بشیر صفحہ 257)

قبولیت دعا

حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے خسر غلام حسن خان صاحب پشاوری ایک لمبے عرصہ تک غیر مبائعین کے ساتھ منسلک رہے مگر آخر آپ کی دعاؤں کی برکت سے انہوں نے صدق دل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر لی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"جب میں نے کتاب "سلسلہ احمدیہ" لکھی تو اس تصنیف کے دوران جب میں سلسلہ کی تاریخ کے اس حصہ میں پہنچا جو غیر مبائعین کے فتنہ سے تعلق رکھتا ہے تو اس وقت یہ حقیقت اپنی انتہائی تلخی کے ساتھ میرے سامنے آئی کہ میرا ایک نہایت ہی قریبی بزرگ ابھی تک خلافت حقہ کے دامن سے جدا ہے اور میں نے اس رسالہ کے لکھتے لکھتے یہ دعا کی کہ خدایا تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اگر تیری تقدیر مانع نہیں۔ تو انہیں حق کی شناخت عطا کر اور ہماری اس جدائی کو دور فرمادے۔ میں اپنے خدا کا کس منہ سے شکر ادا کروں کہ ابھی رسالہ کی اشاعت پر ایک مہینہ بھی نہیں گذرا تھا کہ ہمارے خدا کی مخفی تاریں حضرت مولوی صاحب کو کھینچ کر قادیان لے آئیں اور وہ چھبیس سال کی لمبی جدائی کے بعد بیعت خلافت سے مشرف ہو گئے۔

(الفضل 18۔ فروری 43ء)

مقبول بارگاہ الٰہی

محترمہ مبارکہ قمر صاحبہ تحریر فرماتی ہیں۔

"جب ہم قادیان سے نو سال کی درویشی کے بعد ربوہ آئے تو ہمارا تمام اندوختہ ختم ہو چکا تھا۔ کچھ سری نگر رہ گیا۔ کچھ قادیان کے زمانہ میں خرچ ہو گیا۔ ربوہ میں کرایہ کے مکان میں رہنا پڑا پینتیس روپے (35) کرایہ تھا۔ بڑی مشکل کے دن تھے۔ ربوہ میں زمین میں پہلے خرید چکی تھی۔ اس لئے اپنا مکان بنانے کا ارادہ کیا۔ مکان بنانے کے لئے روپیہ نہیں تھا۔ اس لئے زرعی زمین میں سے کچھ حصہ فروخت کر دیا۔ اور فروخت کا سودا کرکے بیعانہ بھی وصول کر لیا۔ میں حضرت میاں صاحب کی خدمت مبارک میں دعا کے لئے حاضر ہوئی۔ سب قصہ عرض کیا۔ سن کر سختی سے منع فرمایا کہ زرعی زمین ہرگز فروخت نہیں کرنی چاہئے۔ یہ کوئی عقلمندی نہیں کہ زمین بیچ کر مکان بناؤ۔ میں گھبرا گئی اور عرض کیا کہ ہمارے لئے ماہوار کرایہ دینا مشکل ہے اور اب تو سودا بھی پختہ ہو چکا ہے۔ بیعنامہ بھی لے چکے ہیں اور مقررہ تاریخ پر باقی رقم وصول کرنی ہے۔ آپ نے فرمایا "مکان خود بخود بن جائے گا۔ زمین نہیں بیچنی" میں بار بار عرض کرتی کہ اب تیر ہاتھ سے نکل چکا ہے آپ بار بار یہی فرماتے نہیں! زمین نہیں فروخت کرنی۔ مکان بن جائے گا۔ دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔

یہ ایک معجزہ ہے۔ جو الفاظ آپ کی زبان مبارک سے نکلے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت عظیمہ سے پورے فرمائے۔ زمین کے گاہک نے جس تاریخ کو روپیہ ادا کرنا تھا۔ کسی وجہ سے وہ لیٹ ہو گیا اور بموجب معاہدہ سودا فسخ ہو گیا۔ گو معاہدہ کی رو سے زربیعانہ ایک ہزار ہمارا حق تھا لیکن ہم نے یہ رقم بھی اسی خوشی میں گاہک کو واپس کر دی اور وہ بھی خوش ہو گیا۔ ہماری زمین ہمارے پاس رہی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے کی بات پوری ہوئی۔

دوسرا مرحلہ مکان بنانے کا تھا۔ حضرت میاں صاحب کی ہدایت کے بموجب -/3000 روپیہ انجمن سے قرض لیا اور مکان کی بنیادیں رکھ دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ روزانہ مستری مزدوروں اور دیگر چھوٹے اخراجات کے لئے وہ رقم بھیج دیتے اور جب تک مکان بنتا رہا یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ اس سال زمین کی فصل سے بھی غیر معمولی آمد ہوئی اور مکان بنتے بنتے اچھی خاصی کوٹھی تیار ہو گئی۔ جو حصہ مکان اس وقت ہم نے نہ بنایا۔ اب اکثر کف افسوس ملتے ہیں کہ اگر اس وقت بنا لیتے تو اللہ تعالیٰ کا فضل جاری تھا ضرور بن جاتا۔ اس وقت کی حالت یاد کرکے اللہ تعالیٰ کی قدرت یاد آتی ہے اور حیرانی ہوتی ہے کہ اتنا بڑا مکان بغیر ٹھوس سرمایہ کے کیسے بن گیا۔

(حیات بشیر ص 269-270)

اطاعت اور احترام خلافت

محترم ملک حبیب الرحمن صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز سرگودھا ڈویژن تحریر فرماتے ہیں:۔

"ڈیڑھ دو سال کی بات ہے کہ میرے ایک عزیز کو سلسلہ کی طرف سے کچھ سزا ملی۔ عزیز کو یہ گلہ تھا کہ سزا کی سفارش کرنے والے افسروں اور اداروں نے معاملات کی پوری تفتیش نہیں کی اور جانبداری سے کام لیا ہے۔ اس لئے وہ یہ چاہتے تھے کہ حضرت میاں صاحب بحیثیت صدر نگران بورڈ تحقیقات کریں۔ انہوں نے مجھے اس امر پر مامور کیا کہ میں حضرت میاں صاحب سے اس بارے میں تذکرہ کروں۔ اور لکھ کر بھی دیا۔ حضرت میاں صاحب نے تمام واقعات سن کر فرمایا کہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس دوست کی اکثر باتیں درست ہیں اور تحقیقات پوری طرح ہونی چاہئے تھی لیکن چونکہ سزا امام وقت کی طرف سے ہے للذا وہ دوست بلاشرط معافی مانگیں۔ اس کے بعد ان کے عذرات کی طرف توجہ دی جائے گی۔ اور جب انہوں نے معافی نامہ لکھ دیا۔ لیکن آخر میں یہ بھی لکھا کہ معافی کے بعد وہ اس ادارہ کے برخلاف چارہ جوئی کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ تو حضرت میاں صاحب کی ایمانی غیرت اور اطاعت امام کے جذبہ نے اس آخری فقرہ کو بھی قبول نہ فرمایا۔ حتیٰ کہ اس دوست نے بلا شرط معافی نامہ لکھ دیا۔

(حیات بشیر ص 276)

سب کو چھوڑو

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی ایک مستجاب الدعوات اور صاحب کشف و رؤیا بزرگ تھے۔ انہیں 1951ء میں جبکہ وہ قادیان میں بصورت درویش مقیم تھے' الہام ہوا کہ

"سب کو چھوڑو۔ خلیفے کو پکڑو"

یہ الہام انہوں نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو بھی لکھ دیا۔ اس پر آپ نے ان کا یہ الہام "الفضل" میں شائع کرواتے ہوئے دوستوں سے اس امید کا اظہار کیا کہ وہ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ آپ کا اس الہام کو خاص طور پر شائع

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

باہمی مسائل خوش اسلوبی سے حل ہو سکتے ہیں

حضرت انسان کی ایک تعریف یوں کی گئی ہے۔

Man is a Gregarious animal

یعنی انسان ایسا حیوان (ناطق) ہے جو معاشرہ کی صورت میں مل جل کر رہنا پسند کرتا ہے۔ دراصل قدرت نے انسان کی فطرت اور ضرورت ہی ایسی رکھی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ربط رکھ کر اور تعاون کر کے ہی کامیاب اور خوشحال زندگی گزار سکتا ہے۔ ہماری دنیا میں جو رنگا رنگی، چہل پہل اور نوع بنوع خوشحالی و ترقی نظر آتی ہے وہ انسانوں کے باہمی میل جول، ہمدردی و تعاون اور آپس میں لین دین اور ربط وضبط کا ہی نتیجہ ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی قدرتی امر ہے کہ اتنے بڑے معاشرہ میں اختلاف مزاج بھی نظر آئے۔ اور اگر مختلف افراد مناسب نظم وضبط اور عدل و احترام سے کام نہ لیں تو آپس میں اختلافات وسیع اور منہ زور ہو کر افسوسناک جھگڑے فساد میں بھی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ آجکل کے عمومی اور نفسا نفسی کے دور میں باہمی مسائل عام اور شدید ہو گئے ہیں اور اگر ان کا مناسب حل اور تدارک نہ سوچا جائے تو معاشرے میں امن وامان اور باہمی سلوک و احترام کی فضا مسموم ہونے لگے گی اور زندگی اجیرن ہوتی چلی جائے گی۔

ہمارے شہر کی خصوصیت اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ ربوہ بہت ہی پرامن اور آجکل کے حالات میں وطن عزیز کا ایک مثالی شہر ہے۔ یہاں کے شہری خاص ماحول اور تعلیم و تربیت کی وجہ سے ایک دوسرے کے لئے سلامتی اور اخلاص و ہمدردی کے جذبات رکھتے ہیں۔ لیکن اتنی بڑی آبادی میں ہر شخص ایک جیسی سمجھ بوجھ اور برابر کے احساس و اخلاص کا مالک نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا بعض احباب میں باہمی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں حتی الوسع باہمی کشیدگی سے بچنے کی تدابیر اختیار کرنا اور خدانخواستہ اختلاف و مسائل کی صورت میں ان کو بہتر جذبہ اور طریق سے سلجھا لینا ہمیشہ ہمارا مطمح نظر ہونا چاہئے۔ اس سلسلہ میں کچھ ضروری باتیں عرض کرنا مقصود ہے۔

سب سے بہتر طریق ہمارے تمام مسائل کے تدارک کا سب سے عمدہ اور بنیادی طریق دین حق نے خوب واضح فرما دیا ہے۔ یہ ہدایت دے کر کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اس کے بندوں کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھو۔ جس قدر اللہ کی محبت اور اس کا خوف دلوں میں جاگزیں ہو گا اسی قدر انسان بے راہ روی اور بے اعتدالی و بے انصافی کی راہوں سے بچے گا اور اپنے رب کے احکام کے مطابق عبادات و ریاضت کے ساتھ ساتھ اللہ کی مخلوق کے ساتھ بھی انسانی ہمدردی اور خدمت کے جذبہ سے پیش آئے گا اور اس طرح انسان انسان کے ہاتھوں بجائے زیادتی اور دکھ کے سکون اور فائدہ حاصل کرے گا۔ حضرت سرور کائنات ﷺ نے اس سلسلہ میں خوب رہنمائی فرمادی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے (ایک فرمانبردار بندے) کی جان، مال اور عزت دوسرے پر حرام ہے۔ یعنی اللہ کا کوئی سچا بندہ دوسرے بندے پر زیادتی کرنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ یہ بات دل و دماغ میں راسخ کرنے کی ضرورت ہے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے ہم اپنے آپ کو اور دوسرے بھائیوں اور ساتھیوں کو امن و سلامتی کی فضا اور مددگار و خوشگوار ماحول مہیا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے بار بار تاکید فرمائی ہے کہ آپس میں سگے بھائیوں کی طرح ہو جاؤ۔

حضرت چوہدری صاحب کا بیان کردہ نکتہ خاکسار نے زمانہ طالب علمی میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا بیان فرمودہ یہ قیمتی نکتہ کہیں سنا یا پڑھا تھا کہ اگر تمام لوگ اپنے اپنے فرائض ادا کرنے لگ جائیں تو کسی کی حق تلفی کی نوبت نہ آئے گی۔ یہ بات نہایت ہی سچی اور قیمتی ہے مثلاً اگر ایک مزدور پوری طرح محنت کر کے اپنا فرض ادا کرتا ہے تو مالک کو اس کا حق مل گیا اور جب وہ مالک پوری ایمانداری سے مزدور کی اجرت دینے کا فرض ادا کرے گا تو مزدور کا پورا پورا حق اسے مل گیا۔ پس ہر شخص خدا خوفی اور انصاف سے کام لے کر دوسرے کا حق ادا کرنا اپنا فرض ٹھہرائے تو باہمی جھگڑے کی نوبت ہی نہ آئے گی۔

نیت پر فتویٰ نہ لگایئے بعض اوقات یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ دو افراد کے درمیان کسی بات پر اختلاف رائے ہوا اور بات بڑھتی چلی گئی۔ ہمیں اپنی عظیم روایات، تعلیمات اور صبر و تحمل کے اوصاف کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔ اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ تلخ کلامی کو شجر ممنوعہ قرار دیا جائے۔ ایک دوسرے کے ساتھ ادب و احترام اور ٹھنڈے دل سے بات کرنا اخلاقی فرض ہے کسی شخص کی نیت پر حملہ کرنا اور اس کی وضاحت کو ماننے سے قطعی انکار کر دینا مناسب نہیں۔ اگر کوئی فریق اچھے طریق اور نرم الفاظ میں جواب دے رہا ہو اور دوسرا شخص تلخ کلامی کرتا جائے تو آخر کار صورت حال بگڑ جائے گی۔ فرض کیجئے دھیمے لہجے میں گفتگو کرنے والا اور اپنی طرف سے صلح و صفائی کی فضا برقرار رکھنے والا شخص دوسرے شخص کے خیال کے مطابق غلط ہی ہو تب بھی ظاہری طور پر تو اس نے دوسرے شخص سے بہتر اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے اور دلوں کا حقیقی حال جاننے والا تو خدا تعالیٰ ہی ہے اگر وہ نرم خو شخص باطن میں غلط ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت اور فعل کو بہتر طور پر جانتا ہے اور خود ہی اس سے معاملہ کرے گا۔ جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے فرمایا ہے انسان کو خدا تعالیٰ کا خانہ بھی خالی چھوڑنا چاہئے۔ یعنی سارے معاملات اپنے ہاتھ میں ہی نہیں لینے چاہئیں۔ اللہ بہت قوی اور خبیر ہے۔

معرفت کا نکتہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے فرمایا ہے سچے ہو کر جھوٹوں کا سا تذلل اختیار کرو۔ اس میں بڑی حکمت ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ دونوں فریق اپنے آپ کو سچا سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت اگر دونوں اپنے اپنے طور پر حضرت صاحب کی نصیحت پر عمل کریں تو نہایت ہی مبارک نتیجہ نکلے گا۔ یعنی دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کی بات کو ٹھنڈے دل سے سنے گا اور اس طرح دونوں ایک دوسرے کی وضاحت اور معذرت کی قدر کریں گے اور اپنی اپنی جگہ ان کا شکوہ اور غصہ جاتا رہے گا۔ اس طرح جھگڑے کے بڑھنے کا امکان ختم ہو جائے گا اور عمدہ حل کی صورت پیدا ہو جائے گی۔

ایک دلگداز تلقین سیرت حضرت مولانا شیر علی میں ایک نہایت ہی سبق آموز واقعہ درج ہے۔ سلسلہ کے ایک کارکن کے خلاف دفتری کارروائی کے نتیجہ میں کچھ قصور ثابت ہوا اور وہ قابل تعزیر ٹھہرے۔ وہ صاحب حضرت مولانا شیر علی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بڑے درد سے بیان کیا کہ اس معاملہ میں وہ واقعی بے قصور ہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا آپ پھر بھی اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں اور دعائے یونس پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

ترجمہ! "(اے اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے۔ میں یقیناً ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔"

چند دن کے بعد وہ صاحب حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں بہت خوش خوش حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا۔ ان کے معاملہ کی مزید تحقیق کی گئی تو ان کی بے گناہی ثابت ہو گئی اور اس طرح ان کا اعزاز بحال ہو گیا۔ بے شک تذلل، استغفار اور توکل کے بڑے فائدے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والوں کے بے شمار گناہ بخش دیتا ہے۔ ان کو کئی نقصانات سے محفوظ رکھتا ہے اور ان کی مدد فرماتا ہے۔

وسعت قلبی سے کام لیجئے صبر و تحمل اور چشم پوشی و درگزر اعلیٰ درجہ کے اوصاف ہیں۔ بہرحال اپنا حق لینا بھی بالکل جائز ہے اور فریقین کو ایفائے عہد کرنا بھی لازم ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں بھی حسب حالات اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور فریق ثانی کی سہولت کو فوقیت دینی چاہئے۔ مثال کے طور پر قرض دار سے رقم کی وصولی کا مسئلہ ہے یا باہمی کاروبار میں آپ کے حق میں رقم نکلتی ہے۔ ممکن ہے دوسرا فریق واقعی یکمشت رقم ادا کرنے کے قابل نہ ہو۔ آپ اس کو مناسب مہلت یا قسط وار ادائیگی کی سہولت دے سکتے ہیں۔ فریقین کے معاملات کی سماعت کے دوران بارہا دیکھنے میں آیا ہے کہ نسبتاً آسان قسطوں پر راضی ہو جانے والے فریق کی طویل مدت سے ہزاروں ہزار کی پھنسی ہوئی رقوم بغیر کسی بدمزگی کے ادا ہو گئیں۔ یہ سب وسعت حوصلہ اور ہمارے جماعتی نظام کی برکت کا نتیجہ ہے اور اس کے طفیل بڑی بڑی رقوم ڈوبنے سے بچ گئیں۔

لین دین میں تحریر کی اہمیت دین حق نے باہمی لین دین کے موقع پر رقم اور معاہدہ وغیرہ کی تحریر کا واضح حکم فرمایا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہماری جماعت میں اس کی بڑی پابندی رہی ہے لیکن کچھ عرصہ سے بعض احباب اس معاملہ میں لاپرواہی اور سستی سے کام لینے لگے ہیں۔ دفتر میں کیس آتے ہیں تو فریقین تحریر نہ ہونے کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ ہمارا حصہ دار یا قرض دار ہمارا دوست تھا اور اس پر پورا پورا اعتبار تھا۔ اس پر یہ بات ان کے گوش گزار کی جاتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم سب کے لئے ہے اور سب سے بہتر اور پر حکمت ہے۔ تحریر نہ ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ معاملہ بہت کٹھن ہو جاتا ہے اور فریقین کے لئے نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ لہٰذا تحریر کی اہمیت سمجھنی چاہئے۔ حتیٰ کہ دوکاندار حضرات بھی جو مال ادھار دیتے ہیں اور اپنی کاپی میں درج کرتے ہیں اس پر بھی خریدار کے دستخط بوقت خریداری و ادائیگی ہونے چاہئیں اس نوعیت کے بھی کئی جھگڑے اور مسائل دیکھنے اور سننے میں آتے رہتے ہیں۔

تحریر کی جیت دفتر میں ایک کیس آیا۔ فریق اول نے بتایا کہ فریق ثانی نے کافی عرصہ قبل اس سے اتنی رقم ادھار لی تھی اور اب وہ واپس دینے سے انکاری ہے جواباً فریق ثانی نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ رقم ادھار نہیں تھی بلکہ مشترکہ کاروبار کے سلسلہ میں لی گئی تھی۔ لیکن کاروبار میں خسارہ ہوا اور رقم ڈوب گئی۔ لہٰذا فریق اول رقم کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب نہیں ہے۔ یہ عجیب صورت حال تھی۔ پھر یہ بات بھی ہے کہ اگر کوئی شخص بدقسمتی سے کسی کا مال کھانے کی ٹھان لے تو وہ غلط بیانی کی پستی تک اترنے پر بھی تیار ہو جاتا ہے۔ متذکرہ معاملہ میں فریق اول نے بہت سوجھ بوجھ سے کام لیا تھا۔ جب فریق ثانی ادھار کی بجائے تجارتی خسارہ کے موقف پر ڈٹ گیا تو فریق اول نے کاغذ کا ایک ٹکڑا اپنی جیب سے نکال کر پیش کیا۔ جس میں فریق ثانی کی طرف سے صاف تحریر تھا کہ اس نے وہ رقوم بطور ادھار لی تھی۔ اس طرح تحریر کی جیت ہوئی اور رقم فریق اول کو دلوا دی گئی۔

صاف نیتی اور نظام سے سچی وابستگی
اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے فریقین کے درمیان مسائل کو نمٹانے کے لئے مختلف سطح پر جو انتظامات ہماری جماعت میں قائم ہیں ان کا بے حد فائدہ ہے۔ اکثر احباب کی نیت صاف ہوتی ہے اور وہ منصف مزاج ہوتے ہیں۔ جب ان پر بات واضح ہو جاتی ہے کہ نظام کے تحت پورے خلوص اور محنت سے معاملہ کو پرکھا گیا ہے اور ان کے ذمہ واقعی حساب وغیرہ نکلتا ہے تو وہ فوری طور پر تعمیل پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکیم آفتاب احمد قریشی صاحب

میٹھا

دل کی تفریح و تقویت کا سامان

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو انواع واقسام کی نعمتوں سے نوازا ہے۔ اس ملک کا گوشہ گوشہ گلستان ہے۔ یہاں کی مٹی زرخیز اور کسان جفاکش ہیں۔ آب وہوا میں بڑا تنوع ہے۔ دنیا کے قریباً تمام پھل پاکستان کی سرزمین میں پیدا ہوتے ہیں۔ پاکستان کی آغوش میں بہترین ترشاوہ پھل (سٹرٹ فروٹ) پیدا ہوتے ہیں۔ ترشاوہ پھلوں کے خاندان میں لیموں، سنگترہ، کنو، چکوترا، فروٹر، مالٹا، مسی پھل شامل ہیں۔ ترشاوہ پھلوں میں حیاتین اور دیگر غذائی اجزاء بڑی مقدار میں ہوتے ہیں۔ یہ حیاتین 'ج' سے بھرپور ہیں۔ اکثر ترشاوہ پھل ترش ہوتے ہیں اور ان کی ترشی خون میں چونے کے اجزاء کو کم کردیتی ہے۔ اس بناء پر اطباء کرام نزلہ، زکام، کھانسی اور دیگر بلغمی امراض میں ترشاوہ پھلوں کے استعمال کی اجازت نہیں دیتے۔ ترشاوہ پھلوں کے خاندان میں میٹھا اور مسی دو ایسے پھل ہیں جو ترش نہیں ہوتے۔ میٹھا اور مسی کو استعمال کرنے سے ہم ترشاوہ پھلوں کے استعمال سے بہرہ مند ہو سکتے ہیں اور ان کے مضر اثرات سے بھی محفوظ رہ سکتے ہیں۔

موسم کے اثرات سے انسانی بدن میں مختلف تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ بسا اوقات بعض عوارض بھی لاحق ہو جاتے ہیں۔ ان عوارض کے مداوا کے لئے قدرت نے ہر موسم میں پھل پیدا کئے ہیں۔ پھل نہ صرف کام و دہن کی لذت کا سامان کرتے ہیں بلکہ ان عوارض کا مؤثر اور مفید علاج ہیں۔ موسم گرما اور برسات میں جسم کی حدت محسوس ہوتی ہے، طبیعت مالش کرتی ہے، بعض اوقات تو قے تک نوبت آجاتی ہے۔ ملیریا کی شکایت بھی ہو جاتی ہے۔ بدن میں تیزابیت بڑھ جاتی ہے اس سے ہاتھ اور پاؤں میں جلن اور مزاج میں برہمی اور بے قراری ہوتی ہے۔ دل کی گھبراہٹ کا عارضہ بھی ہوتا ہے، منہ کڑوا رہتا ہے۔ قدرت نے ان عوارض کے علاج کے لئے موسم گرما اور برسات میں مختلف پھل پیدا کئے ہیں۔ میٹھا بھی انہی پھلوں میں گوناگوں خصوصیات اور افادیت کی بنا پر قابل ذکر ہے۔ میٹھا ترشاوہ پھلوں کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے اسے لیموں شیریں کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

میٹھا کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ ترشے خاندان سے تعلق رکھنے کے باوجود ترش نہیں ہے۔ اس طرح میٹھا کو چونے کی کمی کے دوران میں بھی استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

طب یونانی کی رو سے میٹھے کا مزاج سرد تر ہے۔ یہ حرارت کو تسکین دیتا ہے، خون کی حدت کو کم کرتا ہے۔ دل کی تفریح اور تقویت کا سامان ہے۔ دل کی دھڑکن میں مفید ہے۔ میٹھا تیزابیت کو کم کرتا ہے۔ ہاتھ پاؤں اور سینے کی جلن کو دور کرتا ہے۔ جسم کی تیزابیت اور فاسد مادوں کو خارج کرتا ہے۔

موسمی بخاروں میں اس کا استعمال انتہائی مفید ہے اور میٹھا جگر کے لئے تو خاص پھل ہے۔ منہ کڑوا ہو اور جگر کا فعل درست نہ ہو تو یہ جگر کی اصلاح کرتا ہے اور جگر کے لئے بے حد فائدہ مند ہے۔ طبیعت کو سکون دیتا ہے معدہ کی اصلاح کرتا ہے۔ ان خصوصیات کی بنا پر موسم گرما اور برسات کے عوارض میں مفید ہے۔ اس کے علاوہ بدن کی قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے۔

قدرت نے میٹھا کو وافر غذائی اجزاء اور حیاتین سے بہرہ مند کیا ہے۔ اس میں آبی اجزاء کثرت سے ہیں۔ اس لئے بدن کی خشکی میں مفید ہے حیاتین کی وجہ سے میٹھا بدن کی نشوونما میں مفید ہے۔ اسے بچوں کو بھی کھلانا چاہئے۔ دانتوں اور آنکھوں کے امراض میں مفید ہے اور اس کا استعمال آنکھوں کو تقویت دیتا ہے۔

غذائی اجزاء قدرت نے میٹھا کو غذائی اجزا سے سرفراز کیا ہے۔ اس میں 84.6 فیصد پانی، لحمی اجزاء، چکنائی، نشاستہ دار اجزاء قلیل مقدار میں شامل ہیں، چونا، فاسفورس اور فولاد بھی شامل ہیں۔ اس میں وٹامن بھی پائے جاتے ہیں، وٹامن سی تو کافی مقدار میں ہے۔ طب یونانی کی رو سے میٹھا سرد تر ہے۔ اس اعتبار سے جو حضرات گرمی کا شکار ہوں ان کے لئے میٹھا کا استعمال فائدہ مند ہے۔

(ماہنامہ قومی صحت۔ ستمبر 99ء)

ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب

پٹھوں کی بیماری MYASTHENIA GRAVIS

ہر انسان کام کاج کے بعد تھوڑی بہت تھکن ضرور محسوس کرتا ہے۔ لیکن اگر تھکن ایک حد سے بڑھ جائے اور روزمرہ کی کارکردگی متاثر ہونے لگے۔ تو پھر یہ کسی بیماری کی نشاندہی کرتی ہے۔

تھکان کی بہت سی وجوہات میں سے ایک وجہ پٹھوں کی بیماری ہے جسے طبی اصطلاح میں Myasthenia Gravis کہتے ہیں۔

پٹھوں کی کارکردگی کے لئے انسانی جسم میں ایک کیمیائی مادہ جسے Acetylcholine کہتے ہیں۔ (جو ہر پٹھے کی حرکت کے لئے ضروری ہوتا ہے) موجود رہتا ہے۔ کسی بھی وجہ سے اس کی کمی مرض کو جنم دیتی ہے۔ اس بیماری کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ تاہم یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر جسم میں موجود ایک غدود جسے Thymus کہتے ہیں کو نکال دیا جائے تو اس سے بیماری میں کچھ کمی ہو جاتی ہے۔

یہ بیماری پندرہ سال سے پچاس سال کی عمر کے درمیان ہوتی ہے۔ خواتین اس مرض میں مردوں کی نسبت زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔

علامات اس بیماری کی سب سے بڑی علامت "تھکن" ہے۔ بازوؤں اور ٹانگوں کے پٹھے تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں۔ خاص طور پر کندھے کے پٹھے۔ مریض کو کام کاج کے بعد شام کے وقت یا جب انسان زیادہ مشقت کا کام کرتا ہے۔ بہت تھکاوٹ ہو جاتی ہے۔ پٹھوں کی تھکاوٹ اور کمزوری کی وجہ سے کام کرنا۔ اور چلنا پھرنا۔ بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ انسان کے لئے چبانا۔ نگلنا۔ بالوں کو کنگھی کرنا یہاں تک بولنا بھی دوبھر ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سانس لینے کے پٹھے تھکاوٹ اور کمزوری کی وجہ سے کام نہیں کرتے۔ جو سب سے زیادہ خطرناک علامت ہے۔ اس سے انسان کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

تشخیص اور علاج اس بیماری کی تشخیص بہت آسان ہے۔ مریض کے معائنہ اور ایک آدھ ٹیسٹ سے ڈاکٹر مرض کی تشخیص کرلیتا ہے۔ اس کا علاج بھی بہت آسان ہے۔ اور اس کے لئے بہت موثر ادویات موجود ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ تھکان کو معمولی چیز سمجھ کر نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔ اور جلد سے جلد مستند ڈاکٹر سے مشورہ کرکے علاج کروانا چاہئے۔

بقیہ صفحہ 4

کروانا بتاتا ہے کہ آپ اطاعت امام کو ہی جماعتی ترقی کا واحد ذریعہ سمجھتے تھے۔

(الفضل 9۔ فروری 51ء)

اپنی فکر کرو

محترم پروفیسر بشارت احمد صاحب ایم۔ اے فرماتے ہیں۔

"قادیان کے زمانے کا ذکر ہے۔ اسمبلی کے الیکشن کا موقعہ تھا۔ الیکشن کے سلسلے میں قادیان پولنگ کا جملہ انتظام جس کارکن کے سپرد تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ان کی مساعی پر خوش نہ ہوئے بلکہ ناراضگی کا اظہار کیا۔ اگلے روز ایک مجلس میں حضرت میاں صاحب کے پاس خاکسار بیٹھا تھا۔ الیکشن کے سلسلہ میں ہی باتیں ہو رہی تھیں۔ میرے منہ سے کچھ اس قسم کے الفاظ نکلے کہ واقعی فلاں صاحب کی سستی یا غفلت کی وجہ سے کافی نقصان ہوا۔ حضرت میاں صاحب کا چہرہ سرخ ہوگیا اور فرمایا ان کی جگہ اگر آپ ہوتے تو کیا وہ سب کچھ کرلیتے جو حضور چاہتے ہیں۔ پھر مشفقانہ لہجے میں نصیحت فرمائی کہ امام وقت کا حق ہوتا ہے کہ وہ ہماری کسی سستی و غفلت پر تنبیہ کرے لیکن ہر کس و ناکس کا حق نہیں کہ وہ حرف گیری کرے بلکہ اپنی فکر کرنی چاہئے کہ میں نے کیا کیا ہے۔"

پہلے حضور سے معافی لو

صاحبزادہ حضرت مرزا مظفر احمد صاحب کا بیان ہے کہ

"اپنے عمر بھر کے ایک دوست سے جن سے ہمیشہ بڑی شفقت سے پیش آتے ان سے ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کسی جماعتی معاملہ میں ناراض ہوئے۔ اس دوست نے ابا جان کو ایک ذریعہ سے پیغام بھجوایا کہ میں ملنے آنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ حضرت صاحب اس سے ناراض ہیں۔ آپ کہہ دیں کہ پہلے حضرت صاحب سے معافی لے۔ میں پھر ملوں گا۔ یوں نہیں مل سکتا۔" (الفضل 2۔ نومبر 63ء)

ادب خلافت

فیض الحق خاں صاحب سکنہ کوئٹہ فرماتے ہیں۔

"مجھے یاد ہے کہ بعض مصالح کی بنا پر جن کا بیان کرنا ضروری نہیں، جماعت کوئٹہ نے بعض معاملات کے متعلق حضرت اقدس کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا اور اس خیال سے کہ یقینی طور پر حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہو جاوے، حضرت میاں صاحب کی معرفت ارسال کردیا۔ حضرت میاں صاحب نے وہ خط جماعت کو واپس کردیا اور فرمایا کہ حضرت صاحب کا خط کسی کی معرفت ارسال کرنا خلاف ادب ہے۔"

(حیات بشیر صفحہ 283)

اطاعت امام

محترم سید داؤد احمد صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ کا بیان ہے کہ

"1947ء کی بات ہے۔ ہجرت سے چند ہفتے قبل ایک دن میاں عزیز احمد صاحب کے ہاں تشریف لائے۔ اتفاق سے گھر پر میں اکیلا ہی تھا۔ فرمانے لگے بہشتی مقبرہ جانا چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا چلیں میں ساتھ چلتا ہوں۔ چنانچہ ہم دونوں بہشتی مقبرہ گئے۔ جاتے ہوئے میں نے بعض انتظامی نقائص کا ذکر کیا تو فرمانے لگے۔ آدمی کو سوچ کر بات کرنی چاہئے۔ اصل کام انتظام کا امام کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور اسی کی ہدایات کے ماتحت تدابیر اختیار کی جاتی ہیں جو بعض دفعہ بظاہر غلط نظر آتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد امام کو حاصل ہوتی ہے اور وہی درست ہوتا ہے اور انجام کے لحاظ سے وہی بہتر ہوتا ہے جو امام فیصلہ کرتا ہے۔ باقی لوگوں کو چاہئے کہ زور اس کی اطاعت پر دیں نہ کہ خود اپنی طرف سے تجویزیں تیار کریں ظاہر ہے کہ امام کی اطاعت اور اس کے فیصلوں کی برکت کا خیال جتنا حضرت میاں صاحب کے دل میں تھا اور کسی کے دل میں نہیں ہو سکتا۔ (الفضل 7۔ ستمبر 1963ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب رخصتانہ

○ مکرم چوہدری لطیف احمد کاہلوں صاحب ناظم تشخیص جائیداد صدر انجمن احمدیہ کی بیٹی عزیزہ شازیہ قانتہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 15-8-99 کو احاطہ دفاتر انصار اللہ پاکستان ربوہ میں عمل میں آئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی از راہ شفقت بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن پاک اور حضرت مسیح موعود کے دعائیہ منظوم اشعار کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

عزیزہ شازیہ قانتہ کا نکاح پچھلے سال 14- اگست 98ء کو مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے بیت مبارک میں بعد نماز عصر عزیز مسعود احمد (ایم-بی-اے) ولد ڈاکٹر چوہدری محمود احمد صاحب آف لیہ کے ساتھ ستر ہزار روپے حق مہر کے عوض پڑھا تھا۔ عزیزہ شازیہ چوہدری قائم الدین صاحب کاہلوں مرحوم آف بھینی بانگر کی پوتی اور ماسٹر چوہدری نواب الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف تلونڈی جھنگلاں کی نواسی ہے جبکہ عزیز مکرم مسعود احمد مکرم ماسٹر چوہدری نواب الدین صاحب موصوف کے پوتے ہیں۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم منیر احمد ملک صاحب بابت ترکہ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ)

مکرم منیر احمد ملک صاحب ولد مکرم ملک بشیر احمد صاحب سکنہ نمبر 12/15 دار الیمن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ لہٰذا قطعہ نمبر 14/12 برقبہ 2 کنال واقع محلہ دار الیمن ربوہ میں سے ان کا حصہ 5 مرلے میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- مکرم ملک نصیر احمد صاحب (بیٹا)
2- مکرم ملک دبیر احمد صاحب (بیٹا)
3- مکرم ملک ظہیر احمد صاحب (بیٹا)
4- مکرم ملک قدیر احمد صاحب (بیٹا)
5- مکرم ملک سفیر احمد صاحب (بیٹا)
6- مکرم ملک تنویر احمد صاحب (بیٹا)
7- ملک منیر احمد صاحب (بیٹا)
8- محترمہ امۃ الرشید صاحبہ (بیٹی)
9- محترمہ نصرت طاہرہ صاحبہ (بیٹی)
10- محترمہ زاہدہ ملک صاحبہ (بیٹی)
11- محترمہ نعیمہ صاحبہ (بیٹی)
12- محترمہ شاہدہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولوی نور احمد صاحب دار البرکات ربوہ سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ 11- اکتوبر 1999ء کی رات ساڑھے نو بجے شب اسلام آباد میں وفات پا گئے۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں بعد از تدفین دعا بھی آپ نے ہی کروائی۔

موصوف کو بطور آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ اور انجمن کے مختلف دفاتر میں خدمت دین کی سعادت نصیب ہوئی۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

اعلان داخلہ

○ وہ امیدواران جنہوں نے ٹیکسلا اور لاہور میں 26- ستمبر 99ء کو انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ کا انٹرویو ٹیسٹ دیا تھا ان سے متعلقہ پروگراموں میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ داخلہ فارم وغیرہ ادارہ سے 250/- کے عوض دستیاب ہیں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 27- اکتوبر 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب نشتر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے دل کا بائی پاس ہوا ہے۔ شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ناظم الدین صاحب کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ بیمار ہیں اور فاروق ہسپتال میں داخل ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

بازیافتہ نقدی

○ کسی دوست نے کچھ نقدی دفتر ہذا میں جمع کروائی ہے۔ اس کے علاوہ ایک گٹھڑی جس میں کپڑے وغیرہ ہیں بھی جمع کروائی گئی ہے۔

(صدر عمومی)

☆☆☆☆☆☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ کی پاکستان کو وارننگ

امریکی نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ نے کہا ہے کہ نواز شریف، شہباز شریف اور دوسرے نظربندوں کو نقصان نہیں پہنچنا چاہئے۔ جمہوریت جلد بحال ہونی چاہئے۔ پاکستانی ایٹمی تنصیبات کو خطرہ نہیں۔ بھارت کی ہوشیاری صرف احتیاط ہے۔

برطانیہ کی تشویش

برطانیہ نے پاکستان میں ایمرجنسی کے نفاذ کو حد درجہ باعث تشویش قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ حکومت برطانیہ ابھی تک اس بات کے تعین میں مصروف ہے کہ کس وجہ سے فوج کو اگلی کارروائی کا اعلان کرنا پڑا۔ برطانوی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ وہ رپورٹوں سے باخبر ہیں۔

آئی ایم ایف نے قسط روک لی

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ نے پاکستان کیلئے قرضہ روک دیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ ملک سے فوجی قبضہ ختم کیا جائے۔ واضح رہے کہ نواز شریف کے دور میں یہ اطلاعات تھیں کہ شرائط پوری نہ ہونے کے سبب آئی ایم ایف کے قرضے کی اگلی قسط نومبر تک ملنے کی امید نہیں ہے۔

اسرائیل نے 151 قیدی رہا کر دیئے

اسرائیل نے 151 فلسطینی قیدی رہا کر دیئے ہیں۔ قیدیوں کو گذشتہ روز شرم الشیخ معاہدے کے تحت رہا کیا گیا۔ آزاد ہونے والوں میں مصر، لبنان، سوڈان، اور شام کے باشندے شامل ہیں۔ قیدیوں کی رہائی امن معاہدے کا نمایاں ترین پہلو ہے۔

ایران پر پابندیاں برقرار رہیں گی

مشرق وسطیٰ میں امن مشن کی مخالفت پر ایران پر پابندیاں برقرار رہیں گی۔ امریکہ نے کہا ہے کہ ایرانی تنظیم پیپلز مجاہدین دہشت گردی میں ملوث ہے۔ 28 امریکی سینیٹروں نے محکمہ دفاع کو ایک خط میں کہا ہے کہ اس تنظیم کو دہشت گردوں کی فہرست سے خارج نہ کیا جائے۔

مشرقی تیمور کے پہلے صدر

حریت پسند لیڈر گسماؤ مشرقی تیمور کے پہلے صدر ہوں گے۔ گوریلا لیڈر گسماؤ نے 18 سال تک مشرقی تیمور کی آزادی کیلئے جدوجہد کی وہ 1992ء میں گرفتار ہوئے۔ تیموری رہنما نے وطن واپس آنے کا اعلان کر دیا ہے۔ آسٹریلیا نے جو آزادی پسندوں کا حامی ہے کہا ہے کہ وہ آزاد مشرقی تیمور کو ہر قسم کی مدد فراہم کریں گے۔

اگر پارلیمنٹ نے توثیق نہ کی

انڈونیشیا کے صدر حبیبی نے کہا ہے کہ اگر مشرقی تیمور کی آزادی کی پارلیمنٹ نے توثیق نہ کی تو انڈونیشیا عالمی سطح پر الگ تھلگ ہو جائے گا۔ عوام کی اکثریت نے آزادی کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔ عوامی رائے کا احترام کرتے ہوئے ریفرنڈم کے نتائج کی توثیق کر دی جائے۔

ہمارے لئے خطرہ نہیں

برطانیہ نے کہا ہے کہ یورپی یونین کے دیگر ممالک ہمارے لئے خطرہ نہیں۔ یورپ کے ساتھ بہتر تعلقات برطانیہ کے بہترین مفاد میں ہیں اور ہماری ترقی یورپ کے ساتھ مشروط ہے۔

روسی طیارہ مار گرایا

چیچن فوج نے روسی طیارہ مار گرایا اہم گاؤں پر قبضے کیلئے شدید جنگ جاری ہے۔ روسی فوج نے چیچن علاقے میں مزید پیش قدمی کر لی۔ دار الحکومت گروزنی تک پہنچنے کیلئے فریقین کے درمیان مختلف محاذوں پر شدید جھڑپیں جاری ہیں۔

سلامتی کونسل کے نئے اراکین

بنگلہ دیش، یوکرائن، مالے، جمیکا اور تیونس سلامتی کونسل کے غیر مستقل رکن منتخب ہو گئے ہیں۔ تیونس پہلی بار سلامتی کونسل کا غیر مستقل ممبر منتخب ہوا ہے۔

معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں

نئی دہلی کے رومن کیتھولک آرچ بشپ نے انتہا پسند ہندوؤں کے اس الزام کو رد کر دیا ہے کہ بھارت میں لوگوں کو جبراً عیسائی بنایا جا رہا ہے آرچ بشپ نے کہا کہ ہر ایک کو اپنا مذہب چننے کا مکمل حق حاصل ہے۔ اور اگلے مہینے پوپ جان پال کو بھارت کے دورے کے دوران ہندوؤں سے معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پوپ کی آمد پر ہندوؤں کے مظاہروں پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

برطانیہ کے طلباء میں منشیات کی وباء

برطانیہ کے ٹین ایجرز (13 سال سے 19 سال تک) طلباء اپنے بڑے بہن بھائیوں کی نسبت شراب اور سگریٹ کم پیتے ہیں۔ لیکن سیکنڈری سکول کا ہر تین میں سے ایک طالب علم تجرباتی طور پر منشیات ضرور استعمال کرتا ہے۔ برطانیہ اور سکاٹ لینڈ میں دس گیارہ اور پندرہ سال کے بچے سگریٹ نوشی کے شوقین ہیں۔ 15 سال تک کی عمر کی لڑکیوں میں سگریٹ نوشی کا رجحان لڑکوں سے زیادہ ہے۔

انڈونیشیا میں مزید جھڑپیں

انڈونیشیا میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان مزید جھڑپیں ہونے سے 11- افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایمیون کے بعد ملاکو صوبے میں بھی جھڑپیں شروع ہو گئی ہیں۔ بڑے پیمانے پر لوٹ مار کی وارداتیں بھی ہوئی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 16 اکتوبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 33 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 18-اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-36
منگل 19-اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-51
منگل 19-اکتوبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-12

تمام سیاستدانوں کے اکاؤنٹس منجمد

سٹیٹ بنک آف پاکستان نے ملک بھر کے کمرشل بنکوں کے نام جاری کردہ ایک سرکلر کے ذریعے تمام ممتاز سیاست دانوں اور ان کی بیگمات یا شوہروں کے اکاؤنٹس منجمد کرنے کا حکم دیا ہے۔ جن شخصیات کے اکاؤنٹس منجمد کئے گئے ہیں ان میں سابق وزیر اعظم نواز شریف سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف تمام وفاقی اور صوبائی وزراء، مشیروں، معاونین خصوصی، تمام ممبران معطل پارلیمنٹ، اور صوبائی اسمبلیوں کے تمام اراکین ان کی بیگمات یا خاوند کے لوکل کرنسی یا غیر ملکی کرنسی اکاؤنٹس شامل ہیں۔ ایسے افراد کی مجموعی تعداد تین ہزار کے قریب ہے۔ سٹیٹ بنک کے سرکلر میں کہا گیا ہے کہ بڑی بڑی رقوم کی بیرون ملک منتقلی روکنے کیلئے فارن کرنسی اکاؤنٹس منجمد کئے گئے۔ یہ فیصلہ ملک کے بہترین مفاد میں کیا گیا ہے۔

بلدیاتی ادارے معطل فنڈز منجمد

مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے بعد پنجاب کے بلدیاتی ادارے بھی معطل کر دیئے گئے ہیں۔ ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیئے گئے ہیں اور ان کو ریکارڈ قبضے میں لینے کی ہدایت جاری کر دی گئی ہے۔ پنجاب حکومت نے کمشنروں کو کارپوریشنوں اور ڈپٹی کمشنروں کو ضلع کونسلوں کا چارج سنبھالنے کی ہدایت جاری کر دی ہے۔

قرض خوروں سے وصولی شروع

سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے چیئرمین نے بتایا ہے کہ بڑے قرض خوروں اور ٹیکس چوروں سے جنگی پیمانے پر وصولی کا کام شروع کر دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ کسی کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ نادہندگان سے 15- ارب کے ٹیکس فوری طور پر وصولی کئے جائیں گے۔ ایک دن میں 400 ملین روپے وصول ہونے کی توقع ہے۔

جنرل پرویز مشرف کا فیصلہ

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کی پہلی ترجیحات میں موثر احتساب اور معیشت کی بحالی ہے۔ اس کے علاوہ گڈ گورنس (اچھی حکومت) بھی پہلی ترجیح ہوگی۔ اس کے حوالے سے تفصیلات طے کی جا رہی ہیں۔ جس کے بعد قوم کو اعتماد میں لیا جائے گا۔

چیف ایگزیکٹو کے مشورے

چیف ایگزیکٹو اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل پرویز مشرف نے کور کمانڈروں سے عبوری سٹ اپ کے قیام کے حوالے سے صلاح ومشورے کئے اور اپنے ساتھیوں کو ہنگامی حالت نافذ کرنے کی وجوہات سے بھی آگاہ کیا۔

سپریم کورٹ کا انکار

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سعید الزمان صدیقی نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ پارلیمنٹ سے منظور شدہ ترمیم کو معطل نہیں کر سکتی۔ ہم قانون سازی نہیں کر سکتے۔ ہمارے پاس ایسے کوئی اختیارات نہیں ہیں۔ فاضل جج نے یہ ریمارکس اقبال حیدر کی طرف سے 13 ویں ترمیم کے خلاف پٹیشن کی سماعت شروع کرنے کی استدعا پر دیئے۔

عدالتیں معمول کے کام کرتی رہیں گی

چیف جسٹس کمیٹی نے طے کیا ہے کہ تمام عدالتیں معمول کے مطابق اپنے کام کرتی رہیں گی۔ اہم مقدمات کی سماعت پرنسپل سیٹ پر ہوگی۔ چیف جسٹس سعید الزمان صدیقی کی زیر صدارت اجلاس میں فیصلے کئے گئے۔ چاروں عدالت ہائے عالیہ کے چیف جسٹس صاحبان نے شرکت کی۔

بینظیر کی درخواست مسترد

فوجی حکام نے ملک میں واپس آنے کی سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو کی درخواست رد کر دی ہے۔ آل انڈیا ریڈیو نے یہ خبر دی ہے کہ فوجی کمان نے بینظیر بھٹو کی درخواست رد کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ وہ کسی ایسے فرد کی حمایت کر کے جس کو بدعنوانیوں کا مرتکب قرار دیا جا چکا ہو اپنی ساکھ کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتی۔

بحریہ اور فضائیہ کے سربراہوں سے ملاقاتیں

چیف ایگزیکٹو اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل پرویز مشرف نے پاک بحریہ اور پاک فضائیہ کے سربراہان سے ملاقات کی اور ان کو ملک میں ایمرجنسی نافذ کرنے اور دیگر اہم امور کے بارے میں آگاہ کیا۔

نواز شریف سے فرد جرم کی تعمیل

آل انڈیا ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے کہ سابق وزیر اعظم نواز شریف سے فوج کے سربراہ کو قتل کرنے کی کوشش کے سلسلے میں فرد جرم کی تعمیل کرالی گئی ہے۔ بھارتی ریڈیو نے بتایا ہے کہ نواز شریف جنہیں اسلام آباد کے قریب ایک مقام پر رکھا گیا ہے ان کو غداری کے الزام میں مقدمے کا بھی سامنا ہے۔

چاروں صوبوں کے گورنر مقرر ہونے کا امکان

انتہائی اہم ذرائع سے یہ خبر منسوب کی گئی ہے کہ چاروں صوبوں کے گورنروں کا تقرر فوری طور پر کیا جانے کا امکان ہے۔ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے اس سلسلے میں اپنے رفقاء کار سے صلاح مشورے کئے۔ توقع ہے کہ چاروں صوبوں میں ریٹائرڈ فوجی جرنیلوں یا فوج سے ہم آہنگی رکھنے والی غیر سیاسی شخصیات کو گورنر بنایا جائے گا۔ سندھ کے گورنر کے طور پر ریٹائرڈ جنرل معین الدین حیدر کی تقرری کی توقع کی جارہی ہے۔

ایمرجنسی مارشل لاء سے کم نہیں

بی بی سی نے اپنے تبصرے میں کہا ہے کہ پاکستان میں ایمرجنسی کا نفاذ کسی بھی طرح مارشل لاء کے نفاذ سے کم نہیں۔ ابتدائی طور پر جو حکم نامہ جاری کیا گیا ہے اس میں بعض سوالوں کی کوئی وضاحت نہیں۔ اس میں یہ واضح نہیں ہے کہ جنرل پرویز مشرف کتنا عرصہ اقتدار میں رہیں گے۔ سیاسی سرگرمیوں کی اجازت ہوگی یا نہیں۔ بی بی سی نے بتایا کہ ایمرجنسی کے نفاذ کے اعلان پر مسلم لیگ کے گڑھ لاہور میں کوئی ردعمل دیکھنے میں نہیں آیا۔ مال روڈ پر لڑکے کرکٹ کھیلتے رہے۔

امریکی سفیر کی جنرل مشرف سے ملاقات

پاکستان میں امریکی سفیر ولیم بی میلام نے گذشتہ روز پاکستان پہنچنے کے بعد چیف ایگزیکٹو اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل پرویز مشرف سے ڈیڑھ گھنٹہ تک ملاقات کی۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ امریکی سفیر نے جمہوریت کی بحالی کی بات کی جبکہ جنرل موصوف نے احتساب کرنے کی بات کی۔ یہ خبر وائس آف جرمنی نے دی ہے۔

انتخابات کب تک؟

پاک بحریہ کے سابق سربراہ ایڈمرل سروہی نے کہا ہے کہ لوٹی ہوئی دولت کی واپسی تک انتخابات نہیں ہونے چاہئیں۔ احتساب کے لئے خصوصی ٹربیونل قائم کیا جائے۔ موجودہ سیٹ اپ برقرار رکھنے کیلئے ریفرنڈم کروالیا جائے۔

طارق فاطمی فارغ

امریکہ میں پاکستان کے سفیر طارق فاطمی کو فوری طور پر ان کے منصب سے ہٹا دیا گیا ہے۔ جمعرات کی شب واشنگٹن میں موصول ہونے والے "خفیہ پیغام" میں طارق فاطمی کو اپنا عہدہ فوری طور پر چھوڑ کر اپنے نائب شاہد کمال کو چارج دینے کا حکم ملا۔ بعض ذرائع نے یہ بھی کہا ہے کہ طارق فاطمی کو پاکستانی سفارت خانہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جارہی۔

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
211158 (گلی کے اندر ہے)

مکان برائے فروخت
مکان برقبہ 10 مرلہ 4 کمرے پختہ ایک عدد باورچی خانہ۔ اٹیچ باتھ، پانی و بجلی کی سہولیات میسر ہیں۔ رابطہ کیلئے۔ رشید احمد
نصیر آباد حلقہ عزیز ربوہ فون 211149

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ 04524-213160

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر، دمہ، کینسر، بلڈ پریشر، تپ دق، السر، ایگزیمہ، نرینہ اولاد، لیکوریا نیز متی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3- فون 213207

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطب حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا- 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61